محمد وسیم اختر مفتی

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

(۱)

حضرت ابوذر غفاری کا اصل نام جندب (یا بریر) تھا۔ جنادہ ان کے والد، جبکہ سکن دادا تھے، دوسری روایات میں ان کے والد کا نام سکن یا عبداللہ اور دادا کا سفیان بتایا گیا ہے۔ رملہ بنت وقیعہ ان کی والدہ تھیں۔ حضرت ابوذر بنوغفار سے منسوب ہیں جو بنوکنانہ (اور بنوضمرہ) کا ذیلی قبیلہ تھا، ابوذر کے نویں جد غفار بن ملیل اس قبیلے کے بانی تھے، جبکہ بنوضمرہ کے بانی ضمرہ بن بکر ان کے گیارہویں جد تھے۔ کنانہ بن خزیمہ پر حضرت ابوذر کا شجرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرے سے جا ملتا ہے۔ کنانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرھویں اور حضرت ابوذر کے چودھویں جد تھے۔ (ابن سعد) آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوغفار کی ستایش کرتے ہوئے فرمایا: ''غفار، اللہ ان کی مغفرت کرے، بنواسلم کو اللہ سلامت رکھے، بنوعصیہ نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی'' (بخاری، رقم ۳۵۱۳۔ مسلم، رقم ۶۵۲۲)۔

حضرت ابوذر 'السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ'* میں سے تھے۔ اسلام کی طرف لپکنے والوں میں ان کا نمبر چوتھا یا پانچواں تھا۔ حضرت ابوذر غفاری کے بھائی انیس کسی کام سے مکہ گئے۔ انھیں آنے میں دیر ہو گئی تو حضرت ابوذر نے وجہ پوچھی، انھوں نے بتایا: میں ایک شخص سے ملا ہوں جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ نے اسے آپ کے دین (دین ابراہیم) پر بھیجا ہے۔ حضرت ابوذر نے سوال کیا: لوگ اس کے بارے میں کیا تبصرہ کرتے ہیں؟ انیس نے جو خود شاعر تھے، جواب دیا: وہ اسے شاعر اور جادوگر سمجھتے ہیں۔ وہ کاہنوں جیسی گفتگو کرتے ہیں نہ ان کا کلام شعر ہے۔ وہ تو اعلیٰ اخلاق

---

* التوبہ ۹: ۱۰۰۔

کی تعلیم دیتے ہیں۔ان کی گفتگو سے حضرت ابوذر کا شوق بڑھ گیا،انھوں نے زادراہ لیا، پانی سے بھرا مشکیزہ پکڑا اور خود مکہ عازم سفر ہوئے۔ بھائی نے کہا: اہل مکہ سے بچ کر رہنا، وہ انھیں اچھا نہیں سمجھتے اور اور ان سے برا سلوک روا رکھتے ہیں۔حضرت ابوذر پہلے اپنے ماموں کے ہاں پہنچے جو بہت مال دار اور صاحب حیثیت تھے۔ماموں نے خوب آو بھگت کی، تاہم ان کے قبیلے والوں نے باتیں بنائیں۔مکہ پہنچے تو کسی سے پوچھا: وہ شخص کہاں ہے جسے لوگ صابی (بے دین) کہہ کر پکارتے ہیں؟اس نے اشارہ کر کے دوسرے لوگوں کو بھی بلا لیا جو روڑے اور ہڈیاں لے کر ان پر پل پڑے۔وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے، ہوش میں آئے تو خون میں لت پت ہو کر سرخ بت بنے ہوئے تھے۔ چاہ زمزم پر پہنچے، غسل کیا، پانی پیا اور کعبہ کے پردوں سے لپٹ گئے۔ایک دن اور رات اس طرح گزرے کہ آب زمزم کے علاوہ کوئی خوراک نہ تھی۔اگلی رات چاندنی رات تھی، دو عورتوں کے علاوہ کسی نے بیت اللہ کا طواف نہ کیا۔وہ اساف اور نائلہ کے بتوں سے دعائیں مانگ رہی تھیں کہ حضرت ابوذر نے کہا: ان دونوں کا آپس میں نکاح پڑھا دو، بولیں: کاش یہاں ہماری قوم کا کوئی شخص ہوتا۔اسی اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کوہ صفا سے اترتے نظر آئے۔عورتوں نے بتایا کہ ایک صابی کعبہ کے پردوں میں چھپا بیٹھا ہے۔آپ دونوں نے حجر اسود کا بوسہ لیا، طواف کیا اور نماز پڑھی۔حضرت ابوذر پاس آئے، وہ پہلے شخص تھے جنھوں نے اسلامی طریقے سے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔آپ نے سلام کا جواب دیا اور استفسار فرمایا: کہاں سے آئے ہو؟ بتایا: بنوغفار سے۔ یہاں کب سے ہو؟ جواب دیا: ایک دن اور رات سے۔کسی نے کھانا دیا؟ آب زم زم ہی سے پیٹ بھرا ہے اور اب بھوک کی وجہ سے کوئی کمزوری بھی نہیں۔آپ نے فرمایا: آب زم زم برکت والا ہے، بھوکے کے لیے کھانا اور بیمار کے لیے شفا ہے۔سیدنا ابوبکر نے کہا: یارسول اللہ، انھیں آج رات کا کھانا کھلانے کی اجازت مجھے دے دیجیے۔حضرت ابوذر اسی وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا ابوبکر کے گھر پہنچے اور طائف کے میوے تناول کیے۔حضرت ابوذر ایمان لے آئے تو آپ نے فرمایا: مجھے کھجوروں والی سرزمین کی طرف بھیجا گیا اور میرا خیال ہے، وہ یثرب ہی ہے۔تو کیا تم میرا پیغام اپنی قوم کو پہنچاؤ گے؟ ہو سکتا ہے، اللہ تمھارے ذریعے سے انھیں نفع دے اور تمھیں اس کا اجر دے۔حضرت ابوذر مسلمان ہونے کے بعد اپنے بھائی انیس کے پاس آئے تو وہ بھی مسلمان ہو گئے، پھر دونوں بھائی اپنی والدہ کے پاس پہنچے، انھوں نے کہا: میں تمھارے دین سے اعراض نہیں کروں گی اور ایمان لے آئیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف آوری سے پہلے بنوغفار کے آدھے لوگ ایمان لا چکے تھے۔بنوغفار کے سردار خفاف بن ایما اہل ایمان کو نماز پڑھاتے (مسلم، رقم ۶۴۴۲۔احمد، رقم ۲۱۴۱۷)۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

حضرت ابوذر غفاری کے اسلام لانے کا قصہ حضرت عبداللہ بن عباس نے مختلف طرح بیان کیا ہے۔ وہ حضرت ابوذر کی زبانی روایت کرتے ہیں کہ میں غفار قبیلے سے تھا، ہمیں معلوم ہوا کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوا ہے جو نبی ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے۔ میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم جا کر اس سے بات چیت کرو اور آ کر مجھے حال بتاؤ۔ وہ آپ سے مل کر لوٹا اور بتایا: میں نے ایک شخص کو دیکھا جو خیر کا حکم دیتا اور برائی سے روکتا ہے۔ اتنی خبر سے میری تسلی نہ ہوئی، میں نے توشہ دان اور عصا لیا اور مکہ روانہ ہو گیا۔ آپ کو پہچانتا نہ تھا اور یہ بھی نہ چاہتا تھا کہ کسی سے آپ کے بارے میں پوچھوں، اس لیے حرم میں بیٹھا زمزم کا پانی پیتا رہا۔ سیدنا علی کا مجھ پر گزر ہوا تو بولے: گویا یہ شخص مسافر ہے۔ میں نے کہا: ہاں، تو فرمایا: گھر چلیں۔ میں ان کے ساتھ چل دیا، انھوں نے مجھ سے کچھ پوچھا نہ میں نے انھیں بتایا۔ صبح ہوئی تو میں پھر حرم کی طرف چل دیا تا کہ آپ کا پتا دریافت کر سکوں۔ کوئی ان کے بارے میں کچھ نہ بتاتا تھا۔ سیدنا علی پھر گزرے اور پوچھا: کیا مسافر کو ابھی تک اپنی منزل معلوم نہیں ہو سکی؟ میں نے جواب دیا: نہیں، کہا: میرے ساتھ چلو، پھر پوچھا: کیا معاملہ ہے؟ اس شہر میں کس لیے آئے؟ میں نے کہا: اگر رازداری کریں گے تو بتاؤں گا۔ سیدنا علی نے کہا: ہاں ایسا ہی کروں گا۔ میں نے کہا: ہمیں خبر ملی ہے کہ یہاں ایک شخص پیدا ہوا ہے جو نبی ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے۔ میں نے اپنے بھائی کو ان سے بات چیت کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ اس کی اطلاع سے میری تشفی نہیں ہوئی، اس لیے خود ملنے کا قصد کیا ہے۔ حضرت علی نے کہا: آپ راہ یاب ہو گئے ہیں۔ میں انھی کی طرف جا رہا ہوں۔ میرے پیچھے پیچھے آتے جائیے۔ اگر میں نے کسی شخص سے خطرہ محسوس کیا تو دیوار کے ساتھ لگ کر جوتا صاف کرنے لگ جاؤں گا اور آپ چلتے جانا۔ سیدنا علی چلتے گئے اور میں بھی ان کے ساتھ ساتھ چلتا گیا، حتیٰ کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے۔ میں نے کہا: مجھے اسلام سکھائیے۔ آپ نے اسلامی تعلیمات تلقین کیں اور میں اسی وقت مسلمان ہو گیا۔ پھر نصیحت فرمائی: ایمان کے معاملے کو چھپا کر اپنے شہر لوٹ جاؤ اور جب ہمارے غلبے کی خبر سنو تو چلے آنا۔ میں جوش میں آ کر بولا: اس اللہ کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں ان مشرکوں کے سامنے بھی پکار پکار کر کہوں گا، پھر کعبہ کے پاس آ کر بلند آواز سے کہنے لگے: اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ۔ مشرک مجھ پر پل پڑے اور مار مار کر ادھ موا کر دیا۔ عباس بن عبدالمطلب بھاگے آئے اور کہا: تمھارا ناس ہو! تم بنو غفار کے ایک شخص کو قتل کر رہے ہو، حالاں کہ تمھاری تجارت اور راہ گزر غفار سے ہو کر جاتی ہے۔ تب انھوں نے مجھے چھوڑا۔ اگلے روز پھر میں نے قریش کے سامنے اسلام کا اعلان کیا تو وہ بولے: اس صابی کو پکڑ لو۔ وہی کل والا سلوک ہوا اور عباس نے مجھے چھڑایا (بخاری، رقم ۳۵۲۲۔ مسلم، رقم ۶۴۴۵)۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

حضرت ابوذر غفاری فرمایا کرتے تھے: میں نے اپنے آپ کو چوتھا مسلمان پایا ہے، کیونکہ مجھ سے پہلے صرف تین نفوس قدسیہ نے اسلام قبول کیا تھا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر اور سیدنا بلال۔ ایسی ہی روایت حضرت ابوذر کے ماں جائے حضرت عمرو بن عبسہ نے اپنے بارے میں بیان کی۔ ان دونوں کو معلوم نہیں تھا کہ ان میں سے پہلے کون ایمان لایا۔ واقدی کہتے ہیں کہ سابقین میں حضرت ابوذر اور حضرت عمرو بن عبسہ کا شمار چوتھے اور پانچویں نمبروں پر ہوتا ہے۔ السابقون الاولون کی فہرست میں حضرت خالد بن سعید کا شمار بھی پانچواں بتایا جاتا ہے۔ حضرت ابوذر نے اپنے قبول اسلام کا ذکر ان الفاظ میں کیا: میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور السلام علیک یارسول اللہ کہنے کے بعد اشہدان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ کا کلمہ پڑھا۔ میں نے آپ کے چہرۂ مبارک پر خوشی کی جھلک دیکھی۔

حضرت ابوذر غفاری نے اپنے بھتیجے کو بتایا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تین سال پہلے سے نماز پڑھ رہا ہوں۔ اس نے پوچھا: کس کی عبادت کرتے تھے؟ بتایا: اللہ کی۔ اس نے پھر سوال کیا: کس طرف رخ کرتے تھے؟ جواب دیا: جدھر اللہ رخ کرا دیتا۔ عشا پڑھ کر آخری رات کو چادر کی طرح بستر پر پڑ جاتا (مسلم، رقم ۶۴۴۴)۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

اسلام لانے سے پہلے حضرت ابوذر اپنے اہل قبیلہ کی طرح غارت گری کرتے تھے۔ اکیلے ڈاکا ڈالتے، منہ اندھیرے قافلے پر درندے کی طرح کود پڑتے، پھر اللہ نے ان کے دل میں اسلام ڈال دیا۔ وہ مکہ آئے اور سیدنا ابوبکر کے ایمان لانے کے چند دن بعد مسلمان ہو گئے۔ یہی بات تھی جو اقرع بن حابس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی، اسلم، غفار اور مزینہ کے قبائل نے آپ کی بیعت کی ہے جو اپنے ہاں سے گزرنے والے حاجیوں کا مال اسباب چرایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ تمیم، عامر، اسد اور غطفان کے قبائل سے بہتر ہیں جو خائب و خاسر ہوئے'' (بخاری، رقم ۳۵۱۶)۔ زمانۂ جاہلیت میں یہ قبائل طاقت اور مرتبے میں فوقیت رکھتے تھے، لیکن اسلم، غفار اور مزینہ نے اسلام لانے میں سبقت کی، اس لیے ان کا رتبہ بلند ہو گیا۔

ایمان لانے کے بعد حضرت ابوذر غفاری اپنے قبیلے میں واپس چلے گئے۔ وہ اپنے ہاں سے گزرنے والے قریش کے قافلوں کو روکتے اور نبوت محمدی کی شہادت دینے پر مجبور کرتے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ ہجرت فرمانے کے بعد بدر، احد اور خندق کی جنگیں ہو چکیں تو حضرت ابوذر مدینہ منتقل ہو گئے۔ سفر و حضر میں وہ آپ کے ساتھ ساتھ رہنے لگے۔ انھوں نے اس امر پر آپ کی بیعت کی کہ اللہ کی راہ میں کسی ملامت گر کی پروا نہ کریں گے

اور حق ہی کہیں گے چاہے کڑوا کیوں نہ ہو۔ دار ہجرت میں مہاجرین وانصار کی مواخات قائم کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی خاطر بھائی بھائی بن جاؤ۔ سب سے پہلے آپ نے علی بن ابوطالب کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ میرا بھائی ہے۔ حضرت ابوذر غفاری اس موقع پر مدینہ میں موجود تھے، آپ نے انھیں حضرت منذر بن عمرو ساعدی کا بھائی قرار دیا۔ محمد بن عمر نے اس مواخات کا انکار کیا ہے، وہ کہتے ہیں: جنگ بدر کے بعد مواخات کے احکام ختم ہو گئے تھے، جبکہ حضرت ابوذر جنگ خندق کے بعد مدینہ آئے۔

جمادی الاولیٰ ۴ھ میں غزوۂ ذات الرقاع ہوا۔ حضرت ابوذر غفاری کو مدینہ کا عامل مقرر کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم چار سو صحابہ کی معیت میں نجد روانہ ہوئے۔ بنوغطفان کے ذیلی قبائل بنومحارب اور بنوثعلبہ کی سرکوبی آپ کے پیش نظر تھی۔ اس غزوہ میں فوجوں کی مڈبھیڑ تو نہ ہوئی، تاہم اہل ایمان نے پہلی بار صلوٰۃ خوف ادا کی۔

شعبان ۶ھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بنومصطلق (یا غزوۂ مریسیع) پر تشریف لے گئے تو بھی حضرت ابوذر ہی کو مدینہ کا قائم مقام حاکم مقرر فرمایا۔ دوسری روایت کے مطابق یہ ذمہ داری نمیلہ بن عبداللہ کو سونپی گئی۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کے خلاف جتھہ بندی کرنے والے بنومصطلق کے سردار حارث بن ابوضرار کو شکست ہوئی۔

۶ھ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے بعد مدینہ واپس تشریف لائے تو اپنی بیس اونٹنیاں رباح غلام کو دے کر چرنے کے لیے ذو قرد بھیج دیں۔ یہ مدینہ اور خیبر کے درمیان دو دن کی مسافت پر جنگل میں واقع ایک چشمہ ہے۔ راتوں رات بنوغطفان (بنوفزارہ) کے عبدالرحمٰن بن عیینہ (یا عیینہ بن حصن) نے چالیس آدمیوں کے ساتھ غارت گری کی۔ حضرت ابوذر غفاری کے صاحب زادے کو جو گلہ بانی پر مامور تھے قتل کیا، ان کی بیوی کو اغوا کیا اور تمام اونٹنیاں ہنکا کر لے گئے۔ اتفاق سے سلمہ بن اکوع اور طلحہ بن عبیداللہ کا غلام وہاں سے گزرے، وہ مدینہ کے قریب واقع جبل سلع پر چڑھ گئے اور مدد کی پکار دی، واصباحاہ! ہائے صبح کی غارت گری! پھر لٹیروں کا پیچھا کیا اور بے مثال تیراندازی کر کے اونٹ چھڑا لیے۔ سلمہ کی پکار سن کر مدینہ کے شہ سوار بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے۔ سب سے پہلے حضرت مقداد بن اسود پہنچے، پھر حضرت عباد بن بشر، حضرت سعد بن زید، حضرت اسید بن ظہیر، حضرت عکاشہ بن محصن، حضرت محرز بن نضلہ، حضرت حارث بن ربعی اور حضرت عبید بن زید آ گئے۔ آپ نے حضرت سعد بن زید کو امیر مقرر کر کے اس دستے کو حملہ آوروں کے پیچھے بھیجا، پھر آپ خود پانچ سو صحابہ کے ساتھ ذو قرد پہنچے اور پہاڑ کے دامن میں ایک دن قیام کیا۔

حویطب بن عبدالعزیٰ زمانۂ جاہلیت میں حضرت ابوذر غفاری کے دوست تھے، لیکن اسلام سے دور رہے۔

صلح حدیبیہ میں مشرکوں کی طرف سے شریک ہوئے۔ مسلمان عمرۂ قضا کے لیے آئے تو حویطب اور سہیل ہی تھے جنھوں نے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے صحابہ کو مکہ خالی کرنے کو کہا۔ فتح مکہ کا موقع آیا تو اپنی اسلام دشمنی کی وجہ سے حویطب کو سخت خوف لاحق ہوا، اپنے گھر والوں کو امن کی جگہ بھیج کر وہ مکہ سے فرار ہو رہے تھے کہ عوف کے باغ میں حضرت ابوذر سے ملاقات ہوگئی۔ حویطب واپس ہونے لگے، لیکن حضرت ابوذر نے روک کر کہا: خوف نہ کرو، تم امن میں ہو، اپنے گھر لوٹ جاؤ۔ حویطب نے کہا: مجھے راستے ہی میں قتل کر دیا جائے گا، پھر میرے اہل و عیال بھی مختلف جگہ بٹے ہوئے ہیں۔ حضرت ابوذر نے کہا: اپنے گھر والوں کو لے آؤ، میں خود تمھیں واپس پہنچاؤں گا۔ چنانچہ حویطب کے دروازے پر کھڑے ہو کر انھوں نے امان کا نعرہ لگایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو فرمایا: چند لوگوں کا استثنا کر کے میں تمام اہل مکہ کو پہلے ہی امان دے چکا ہوں۔ اب حضرت ابوذر حویطب سے مخاطب ہوئے، بہت سا خیر تم نے کھو دیا، لیکن ابھی خیر کثیر باقی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اسلام قبول کر لے۔ وہ تمام انسانوں سے زیادہ بردبار اور سب سے بڑھ کر صلۂ رحمی کرنے والے ہیں۔ حویطب آپ کے پاس آئے، حضرت ابوذر کے سکھائے ہوئے کلمات 'السلام علیك أیها النبی و رحمة اللّٰه' سے سلام کیا تو آپ نے 'وعلیك السلام' فرما کر پوچھا: تم حویطب ہو؟ انھوں نے اثبات میں جواب دیا اور کلمۂ شہادت پڑھا۔ آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: اس اللہ کا شکر ہے جس نے تجھے ہدایت دی۔ اسلام لانے کے بعد حویطب نے حضرت ابوذر کو چالیس ہزار درہم قرض دیے، وہ حنین اور طائف کے غزوات میں حضرت ابوذر کے ساتھ شریک ہوئے۔

۸ھ جنگ حنین میں بنو غفار کا علم حضرت ابوذر غفاری نے اٹھا رکھا تھا۔ انھوں نے اس غزوہ میں حاصل ہونے والے مال غنیمت میں سے سو اونٹ حویطب کو دے دیے۔

۹ھ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تو منافق ایک ایک کر کے چھٹتے گئے۔ جب کوئی لشکر چھوڑتا تو صحابہ آپ کو خبر کرتے۔ آپ فرماتے: جانے دو، اگر اس میں کوئی بھلائی ہوئی تو اللہ تم سے ملا دے گا۔ حضرت ابوذر غفاری مخلص مومن تھے، تاہم چلتے چلتے ان کا اونٹ مچل گیا، وہ لشکر سے پیچھے رہ گئے تو صحابہ نے آپ کو بتایا کہ حضرت ابوذر رک گئے ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا: انھیں کچھ نہ کہو۔ ان میں بھلائی ہوگی تو اللہ ضرور تم سے ملا دے گا۔ اونٹ کی ہٹ ختم نہ ہوئی تو انھوں نے کجاوہ اتار کر کمر پر لادا اور آپ کے پیچھے پیدل چل پڑے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو ایک مسلمان نے انھیں دور چلتا دیکھ کر کہا: یا رسول اللہ، یہ ایک شخص اکیلا چلا آ رہا ہے، آپ نے فرمایا: ابوذر ہو گا۔ غور سے دیکھ کر سب نے تائید کی، ہاں حضرت ابوذر ہی ہیں تو فرمایا، ''اللہ ابوذر پر رحم

کرے، اکیلا چلتا ہے، اکیلا وفات پائے گا اور اکیلا ہی اٹھایا جائے گا، اہل ایمان کی ایک جماعت اس کی گواہی دے گی۔''

خریم بن فاتک اسدی ایمان لانے کے بعد مدینہ پہنچے۔ جمعہ کا دن تھا، اہل ایمان مسجد نبوی کی طرف رواں دواں تھے۔ خریم نے مسجد کے دروازے پر اونٹ کو بٹھایا تو حضرت ابوذر نے ان کا استقبال کیا اور کہا: ہمیں آپ کے اسلام لانے کی خبر مل چکی ہے۔ مسجد میں چلیں اور جمعہ کی نماز پڑھ لیں۔

خلیفۂ اول سیدنا ابوبکر کی وفات کے بعد حضرت ابوذر غفاری نے شام میں سکونت اختیار کر لی۔

۱۵ھ میں خلیفۂ ثانی سیدنا عمر نے اہل ایمان کے لیے وظائف مقرر کیے۔ انھوں نے حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت ابوذر اور حضرت سلمان کے لیے اہل بدر کے برابر حصہ مقرر کیا، حالاں کہ یہ جنگ بدر میں شریک نہ ہوئے تھے۔ یہ ان اصحاب کی فضیلت کا اعتراف تھا۔

حضرت ابوذر بیت المقدس کی فتح میں سیدنا عمر کے ہم رکاب تھے۔

۲۳ھ میں حضرت معاویہ صائفہ کی مہم پر نکلے اور عموریہ تک گئے۔ اس مہم میں حضرت عبادہ بن صامت، حضرت ابوایوب انصاری، حضرت ابوذر غفاری اور حضرت شداد بن اوس ان کے ساتھ تھے۔

۲۸ھ (یا ۲۹ھ) میں قبرص فتح ہوا، حضرت معاویہ کی قیادت میں جانے والے لشکر میں حضرت ابوذر غفاری، حضرت عبادہ بن صامت، ان کی اہلیہ حضرت ام حرام، حضرت مقداد بن اسود، حضرت ابوالدرداء اور حضرت شداد بن اوس شامل تھے۔

[باقی]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com